باسمہ سبحانہ

قل هذه سبيلي ادعوا الى الله على بصيرة انا ومن اتبعني سبحان الله وما انا من المشركين

میرا طریقہ تو یہ ہے کہ میں لوگوں کو خدا کی طرف بلاتا ہوں میں اور میرا پیرو دونوں مضبوط دلیل پر ہیں اور خدا ہر عیب و نقص سے پاک و پاکیزہ ہے اور میں مشرکین سے نہیں ہوں۔

(ترجمہ فرمان)

کتاب مستطاب

اصول الشریعہ فی عقائد الشیعہ

ازقلم مصنف رفیع

سرکار عمدۃ المحققین سلطان المتکلمین حجۃ الاسلام والمسلمین

حضرت علامہ الشیخ محمد حسین مدظلہ العالی علی روؤس المومنین

ناشر مکتبہ السبطین 296/9 بی سیٹلائٹ ٹاؤن سرگودھا

باسمہ سبحانہ

قُلْ هَٰذِهِ سَبِيلِي أَدْعُو إِلَى اللَّهِ عَلَىٰ بَصِيرَةٍ أَنَا وَمَنِ اتَّبَعَنِي وَسُبْحَانَ اللَّهِ وَمَا أَنَا مِنَ الْمُشْرِكِينَ

"میرا طریقہ تو یہ ہے کہ میں لوگوں کو خدا کی طرف بلاتا ہوں، میں اور میرا پیرو دونوں مضبوط دلیل پر ہیں
اور خدا ہر عیب و نقص سے پاک و پاکیزہ ہے اور میں مشرکین سے نہیں ہوں"

(ترجمہ فرمان علی)

کتاب مستطاب

اصول الشریعہ

فی

عقائد الشیعہ

از قلم حقیقت رقم

سرکار صدر المحققین سلطان المتکلمین حجۃ الاسلام والمسلمین حضرت علامہ الشیخ محمد حسین مدظلہ العالی اعلیٰ علیٰ رؤس المؤمنین

ناشر

مکتبۃ السبطین ۲۹۶/۹ بی سیٹلائٹ ٹاؤن سرگودھا

SIBTAIN.COM

باسمہ سبحانہ

والدہ مرحومہ کے نام

اگر سیاہ دلم، داغ لالہ زار توام
وگر کشادہ جبینم، گل بہار توام

چونکہ والد مرحوم و مغفور کا سایہ عاطفت صغر سنی میں سر سے اٹھ گیا تھا۔ لہٰذا میں بفضلہ تعالیٰ شیدائی سرکار محمد و آل محمد علیہم السلام والدہ مرحومہ کے ہی حسن تربیت سے اس قابل ہوا کہ آج اپنی بساط و استطاعت کے مطابق کچھ خدمت دین مبین کر رہا ہوں۔ اس لئے میں اپنی اس ناچیز کتاب کو ان کے نام کے ساتھ معنون کر کے اس حقیر دینی خدمت کا ثواب بطفیل سرکار ولی عصر و امام زمان عجل اللہ تعالیٰ فرجہ ان کی تربت پر تحفۃً ہدیہ کرتا ہوں۔

گر قبول افتد زہے عز و شرف

آسماں تیری لحد پر شبنم افشانی کرے
سبزۂ نورستہ اس گھر کی نگہبانی کرے

آپکا
احقر محمد حسین نجفی عفی عنہ سرگودھا
ستمبر ۱۹۹۶ء

کتابت	سید شکیل حسین زیدی قرائی
طباعت	شانی پریس سرگودھا
قیمت	۱۵۰/ روپے
بار	چہارم
اگست ۲۰۰۰ء	

خیالات کو مذہب کا نام دے کر حقائق کا ستیاناس کرنا۔ علماء ربانی کو اپنا پیشوا و رہنما سمجھ کر حقیقی علماء پاکباز پر زبان اعتراض دراز کرنا، اپنے آپ کو عارف المعارف سمجھنا اور علماء اعلام کو مقصر قرار دینا عامۃ الناس کا شیوہ و شعار بن چکا ہے جیسا کہ سابقہ بیانات میں بھی اس امر پر تبصرہ کیا جا چکا ہے۔ اب جبکہ بفضلہ تعالیٰ حقائق مذہب اور معارف ملت کھول کر بیان کئے جا رہے ہیں تو یہاں مختصر الفاظ میں اس امر پر بھی تبصرہ کر دینا مناسب معلوم ہوتا ہے کہ لفظ تقصیر کیا ہے؟ سو واضح رہے کہ تقصیر و تفریط باب تفعیل تقصیر یقصر و فرط یفرط کے مصدر ہیں جن کے معنی ہیں کسی کے حق میں کوتاہی کرنا" اور یہ کوتاہی کئی طرح متحقق ہو سکتی ہے (۱) جو شخص جس مرتبہ و مقام کا اہل ہو اس کا اقرار نہ کیا جائے۔

(۲) اسے مبداء فیض سے جو فضائل و کمالات عطا ہوئے ہوں ان کا انکار کیا جائے۔

(۳) مخدوم کو خادم کے برابر کیا جائے۔ بنابریں ائمہ طاہرین کے حق میں مقصر وہ لوگ سمجھے جائیں گے جو ان کی خلافت و امامت کا اقرار نہ کریں، قرآن اور مستند احادیث کی روشنی میں ان کے جو مسلم الثبوت فضائل و مناقب ہیں ان کا انکار کریں، اور ان کو امت مرحومہ کے عام لوگوں کے برابر بلکہ ان سے بھی کمتر سمجھیں۔ علماء نے تقصیر کا یہی مفہوم بیان کیا ہے ہم ذیل میں دو چار شواہد پیش کرتے ہیں۔

(۱) محدث جلیل ابو الحسن شریف مرآۃ الانوار ص۴ پر لکھتے ہیں: "فاعلم ان الناس فی تعرف احوال الائمۃ علی طرفی نقیض فان جماعۃ منہم سلکوا فی ذلک مسالک الافراط حتی ارتفعوا الی حد الغلو والتفویض وجمعا منہم اخذوا فی طریق التفریط بحیث انکروا کثیرا مما ورد فی فضائلہم صلوات اللہ علیہم اجمعین
جاننا چاہیئے کہ عام لوگوں نے ائمہ اطہار کی معرفت میں افراط و تفریط سے کام لیا ہے بعض نے افراط کی راہ اختیار کی۔ یہاں تک کہ غلو و تفویض تک پہنچ گئے اور بعض تفریط کے راستہ پر گامزن ہو گئے۔ یہاں تک ان کے بہت سے (قرآن و حدیث میں) وارد شدہ فضائل کا انکار کر بیٹھے"۔

SIBTAIN.COM

(۲) شیخ احسائی شرح الزیارۃ ص۱ ذیل شرح فقرہ "والمقصر فی حقکم زاہق" کے معنی بالکل بیان کرنے کے بعد جناب امیر علیہ السلام کا یہ ارشاد نقل کیا ہے کہ ھلک فی اثنان محب غال و مبغض قال (میرے متعلق دو شخص ہلاک ہو جائیں گے حد سے بڑھانے والا نام نہاد دوست اور حد سے گھٹانے والا دشمن) اور پھر مبغض قال سے مراد مقصر لیتے ہوئے مقصر کا مصداق یوں بیان کیا ہے: "وھو المقصر فی حقہم بان یعدل بہم غیرہم من سائر الخلق او یتقدم علیہم فی قول او فعل وھو ھالک وھو المقصر فی حقہم فان حقہم علی جمیع الخلق ان یرفعوا مقامہم من جمیع الخلائق ویضعوا مقامہم من مقام الخالق جل وعلا فمن ازالہم عن مقامہم الذی اقامہم اللہ فیہ بوضع او برفع فھو ھالک"۔ مقصر وہ ہوتا ہے جو ان ذوات مقدسہ کو عام لوگوں کے برابر سمجھے یا کسی قول و فعل میں ان سے آگے بڑھے وہ ضرور ہلاک ہو جائے گا۔ وہ ان کے حق میں کوتاہی کرنے والا ہے۔ کیونکہ

ان بزرگواروں کا تمام مخلوقات پر حق ہے کہ وہ ان کو تمام مخلوقاتِ خدا سے بلند اور خالقِ کائنات سے پست سمجھیں پس جو شخص بھی ان حضرات کو ان کے حقیقی مقام سے جس پر خدا نے ان کو فائز کیا ہے ہٹاتا ہے خواہ بلند کرکے یا پست کرکے وہ یقیناً ہلاکت کا شکار رہے گا۔

(۲) جناب آغائے محقق مرزا محمد احمد آبادی اپنی کتاب شمس طالعہ در شرح زیارت جامعہ ص۱۰ میں فقرۂ مذکورہ بالا کی شرح میں لکھتے ہیں "ہر کہ در حق شما تقصیر کند یعنی کم کند شما را از آں مقامے کہ خدا برائے شما قرار دادہ یا آنکہ بالا برد مقام شما را بمقام ربوبیت یا پست کند شما را از آں مراتبے کہ بجز اللہ انبیاء ایں رتبہ بود شوند محست دین او و نجات آخرت او" جو شخص آپ کے حق میں تقصیر کرے یعنی آپ کو آپ کے اس مقام سے نیچے گرائے جو خدا نے آپ کو عطا فرمایا ہے یا اس طور پر آپ کو اس قدر بلند کرے کہ ربوبیت کے مقام تک پہنچا دے یا خدا نے آپ کو جو مراتب عالیہ عطا فرمائے ہیں ان سے آپ کو پست سمجھے اس کا دین برباد اور نجاتِ اخروی تباہ ہے"

(۳) سید العلماء جناب علامہ سید حسین لکھنوی اپنی جلیل القدر کتاب حدیقۂ سلطانیہ ج ۲ ص۱۷۳ پر مقصر کا معنی بیان کرتے ہوئے تحریر فرماتے ہیں "و مقصرہ آنانند کہ اثبات خطا و گناہ انبیاء و اوصیاء می نمایند و از دلیل عقل و نقل چشم پوشی می کنند" یعنی مقصر وہ لوگ ہیں جو دلیل عقلی و شرعی سے چشم پوشی کرتے ہوئے انبیاء و اوصیاء کو خطاکار و گنہگار سمجھتے ہیں۔ ان چار معتبر شہادتوں کے بعد اب بظاہر کسی اور شہادت کی ضرورت نہیں ہے۔

ان حقائق کی روشنی میں جہاں ہمارے بیان کردہ مفہوم تقصیر و تفریط کی حرف بحرف تائید و تشئید ہوتی ہے وہاں یہ امر بھی واضح ہو جاتا ہے کہ تقصیر کا دائرہ اس قدر وسیع ہے کہ غلو بھی اس میں داخل ہے یعنی غالی کو بھی مقصر کہا جا سکتا ہے لہٰذا جہاں جہاں غلو کی مذمت وارد ہوئی ہے وہ تو غالیوں کے ساتھ مخصوص ہے ہی لیکن جہاں جہاں مقصرین کی مذمت وارد ہے اس میں بھی غالی شریک غالب ہیں۔ فتامل۔

غالی مقصر سے بدتر ہے

جیسا کہ سطور بالا میں بیان کیا جا چکا ہے اگرچہ شرعی نقطۂ نظر سے غلو و تقصیر ہر دو مذموم و ممنوع ہیں لیکن چونکہ تفاوت و اختلاف کا قانونِ قدرت ہر چیز میں جاری و ساری ہے اس لئے اس کا سلسلہ یہاں بھی کارفرما نظر آتا ہے۔ قرآن، سرکار محمد و آل محمد علیہم السلام کے فرمان، اور ان کے استنباط کردہ کلام فقہائے اعلام پر نگاہ ڈالنے سے یہ حقیقت واضح و عیاں ہو جاتی ہے کہ غالی کا مقام مقصر سے بھی پست تر اور بدتر ہے اس کے دلائل کا خلاصہ یہ ہے۔

(۱) قرآن و حدیث میں جس قدر غلو و غلاۃ کی مذمت و ملامت وارد ہوئی ہے اتنی تقصیر و مقصرین کی وارد نہیں ہوئی جیسا کہ سابقہ مباحث پر اجمالی نظر کرنے سے یہ حقیقت واضح و آشکار ہو جاتی ہے۔

(۲) متعدد احادیث معصومین میں وارد ہے کہ الینا یرجع الغالی فلا نقبلہ و بنا یلحق المقصر فنقبلہ

SIBTAIN.COM